## سوال

(413)اگر وکیل شروط بیع کی مخالفت کرے تو وہ ضامن ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید اپنا روپیہ عمرو کو واسطے تجارت کے اس شرط پر دے کر سفرج کو چلا گیا کہ اس روپے سے اسی شہر میں خرید و فروخت کرنا دوسرے شہر میں ہر گز نہ کرنا اس میں جو نفع ہوگا نصف تمہارا اور نصف ہمارا ہوگا لیکن عمرو نے زید کے کہنے کے خلاف دوسرے شہر میں تجارت کیا جب زید سفرج سے واپس آیا عمرو نے زید سے کہا کہ تمہارا کل روپیہ نقصان ہوگیا چونکہ عمرو اس وقت محض مفلس شخص تھا زید اس سے کیا لیتا مگر اب زمانہ بتیس سال پر عمرو بہت مالدار ہوگیا ہے اس صورت میں زید عمرو سے اپنا وہ روپیہ لینے کا مستحق ہے یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

س صورت میں زید عمرو سے اپنا وہ روپیہ لینے کا مستحق ہے :

''وإن خص له رب المال التصرف في بلد بعينه أوفي سلعة بعينها لم يجزله أن يتجاوزها (إلى قوله) فإن خرج إلى غير تلك البلدة فاشترى ضمن۔ ۔ الخ'' [1] كذا في الهداية

[اگر مال والا کسی خاص شہر اور خاص قسم کے سامان میں تجارت کرنے کی قید لگائے تو (تاجر کو) اس سے تجاوز کرنا جائز نہ ہوگا۔ ۔ ۔ پس اگر وہ اس شہر سے کسی اور شہر میں (بغرض تجارت) جائے اور من حملہ سامان کے خریداری کرے تو ضامن ہوگا]

وفي المنتقیٰ : ''وعن حكيم بن حزام صاحب رسول الله صلی الله عليه وسلم أنه كان يشترط على الرجل إذا أعطاه مالا مقارضة، يضرب له به أن لا تجعل مالي في كبد رطبة، ولا تحمله في بحر، ولا تنزل به بطن سيل، فإن فعلت شيئا من ذلك فقد ضمنت مالي۔ رواه الدارقطني'' انتهى وفي نيل الأوطار : ''الأثر أخرجه أيضاً البيهقي، وقوىٰ الحافظ إسناده'' [2]

[منتقیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ کسی آدمی کو تجارت کے لیے مال دیتے تو اس پر یہ شرط عائد کرتے کہ تم میرے مال سے جاندار چیزوں کی تجارت نہیں کروگے، نہ تم اسے سمندری سفر پر لے جاؤ گے نہ سیلابی زمین میں جاؤ گے۔ اگر تم نے ان کاموں میں سے کوئی کام کیا تو تم میرے مال کے ضامن ہوگے۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے اور نیل الاوطار میں ہے کہ اس اثر کو بیہقی نے بھی بیان کیا ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے]

---

[1] الهداية (۳/۲۰۴)

[2] نیل الأوطار (۵/۳۱۸) نیز دیکھیں: نیل الأوطار (۳/۶۳)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

**کتاب البیوع، صفحہ: 626**

محدث فتویٰ